آہ.... حضرت مولانا محمد یعقوب خان رحمۃ اللہ علیہ

......علم وعمل کی ایک شمع اور بجھ گئی

آپؒ نے 65 سال جامعہ اشرفیہ لاہور میں دینی تعلیم دی، وفات کے وقت آپؒ استاذ الحدیث کے منصب پر فائز تھے

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

گذشتہ دنوں ہمارے استاذِ محترم ،نام وَر بزرگ عالم دین، جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد یعقوب خان صاحب بھی علالت کے بعد 87 سال کی عمر میں انتقال کر گئے،انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، سابق مہتمم حضرت مولانا محمد عبیداللہ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ الحدیث مولانا وکیل احمد شیروانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپؒ کی وفات یقیناً پاکستان اور عالم اسلام کے لیے بہت بڑا علمی سانحہ ہے۔

قحط الرجال کے اس دور میں مولانا محمد یعقوب خانؒ کا وجود مسعود کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔آپؒ کی وفات سے مولانا مفتی محمد حسنؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا رسول خانؒ ہزاروی کا تیار کردہ ایک اور روشن چراغ گُل ہوگیا۔مولانا محمد یعقوب خانؒ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ سیرت وصورت کے ساتھ محبوبیت ومقبولیت ،تڑپنے والے دل اور برسنے والی آنکھوں سے نوازا تھا۔آپؒ علم وعمل میں اپنے اکابر واسلاف کی جیتی جاگتی تصویر اور چلتی پھرتی اسلامی لائبریری تھے آپ کی تمام زندگی قال اللہ وقال الرسول کی صدا بلند کرتے ،درس وتدریس اور دین کی اشاعت میں گذری مولانا محمد یعقوب خانؒ کا تعلق سوات کے مضافات کے علاقہ اسلام پور کے علمی خاندان اور حیا خیل قبیلہ سے تھا آپؒ کے والد گرامی مولانا محمد یوسف خانؒ ''والئی سوات'' کے ہاں قاضی کے منصب پر فائز تھے دوران طالب علمی آپؒ زہد وتقویٰ اور نیکی کی وجہ سے ولایت کے درجہ پر فائز تھے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد انار کلی لاہور میں حاصل کرنے کے باوجود آپ وفات تک انار کلی بازار اور اس کے راستوں سے نا آشنا تھے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جس راستہ سے کسی خاتون کو آتا ہوا دیکھ لیتے تو راستہ بدل لیتے۔شرم وحیا کا یہ عالم تھا کہ جوانی میں بھی نظروں کے ساتھ سر کو بھی جھکا کر چلتے اور پھر یہ سر جھکاتے جھکاتے اتنا جھک گئے کہ کمر خمیدہ ہوگئی۔ بعد میں ان کا یہی سر جھکا کر چلنا پہلے عادت اور پھر عبادت بن گئی۔

آپؒ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے تعلیم حاصل کی آپ کے اساتذہ میں بانی جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا

مفتی محمد حسنؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ، سابق مہتمم حضرت مولانا محمد عبیداللہ قاسمیؒ اور دیگر نامور علمی شخصیات شامل ہیں۔ جامعہ اشرفیہ لاہور سے فراغت کے بعد آپؒ نے وفات تک 65 سال جامعہ اشرفیہ لاہور میں دینی تعلیم دی۔ وفات کے وقت آپؒ استاذ الحدیث کے منصب پر فائز تھے آپؒ کے ہزاروں شاگردوں میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مولانا حافظ فضل الرحیم، نائب مہتمم مولانا قاری ارشد عبید، ناظم حافظ اسعد عبید، مولانا حافظ اجود عبید، مولانا محمد اکرم کشمیری، پروفیسر مولانا محمد یوسف خان، مولانا عبدالرحیم چترالی، مولانا فیاض الدین، مولانا محمود اشرف عثمانی، مولانا ڈاکٹر سعد صدیقی سمیت ہزاروں شاگرد ملک و بیرون ملک میں امامت و خطابت، درس و تدریس، مدارس و مساجد کے قیام اور تحریر و تصنیف سمیت دین کے دیگر شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے اکثر اساتذہ انہی کے شاگرد ہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب خانؒ طالب علمی کے دور سے ولایت کے درجہ پر فائز تھے جس کی گواہی ان کے دو بڑے اساتذہ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ اور برصغیر پاک و ہند کے چوٹی کے محدث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے ان کے ابتدائی دور میں ہی دی تھی۔ حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ نے فرمایا :...... ''مولوی یعقوب لاہور شہر کے قطب ہیں'' جبکہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کو ان کے تقویٰ پرو پرہیز گاری پر یقین کامل تھا۔ آپؒ نے اپنے اس مایہ ناز شاگرد کے علم و تقویٰ کے پیشِ نظر ان کو اپنے دور میں چلتا پھرتا کتب خانہ فرمایا تھا، جبکہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد یعقوب خانؒ کے بارے میں فرمایا مولانا یعقوب زہد و تقویٰ کی چلتی پھرتی تصویر ہے اور میں ان کا معتقد ہوں۔ مولانا محمد یعقوبؒ کی ولایت کا سبب کلیتاً اتباع شریعت اور سنت تھا۔ مولانا محمد یعقوب خانؒ کو اپنے استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے ساتھ والہانہ عشق و محبت تھا، گویا کہ آپ ''فنا فی الشیخ'' تھے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ بھی اپنے اس ہونہار شاگرد مولانا محمد یعقوب خان سے ہمیشہ شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے اور وفات سے قبل انہوں نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد بخاری شریف کا سبق مولانا محمد یعقوب صاحب پڑھائیں۔

راقم الحروف نے کئی مرتبہ خود دیکھا کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہٗ اپنے استاذ حضرت مولانا محمد یعقوب خانؒ کے آنے پر ایک تابع فرماں شاگرد کی طرح مؤدب کھڑے ہوتے، آپؒ کے جوتے اٹھاتے اور جھک کر ان کے ساتھ بات کرتے اور بڑے ادب سے ان کے ساتھ جھک کر چلتے۔ مولانا حافظ فضل الرحیم مدظلہٗ ان کے بارے میں ہمیشہ فرماتے کہ:...... ''میرے محبوب استاد، اللہ کے وَلی اور اعمال و افکار میں اپنے اکابر و اسلاف کی نشانی ہیں۔''

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم وناظمِ اعلیٰ مولانا قاری ارشد عبید اپنے استاذ مولانا محمد یعقوب خانؒ کے بارہ میں فرمایا کہ وہ ''مستجاب الدعوات'' تھے، جب بھی ان کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھتے اللہ کی بارگاہ میں آپؒ کی دعا قبول ہوتی۔ قاری ارشد عبید صاحب نے بتایا کہ جب میرے دماغ کے ''ٹیومر'' کا ایک انتہائی خطرناک اور پیچیدہ آپریشن تھا اور اس میں بینائی جانے کا بھی خطرہ موجود تھا۔ اس حالت میں جہاز پر سفر کر کے آپریشن کے لیے کراچی کے ایک بڑے ہسپتال میں جانے اور علاج سے طبیعت گھبرا رہی تھی، اسی دوران استاذ محترم حضرت مولانا محمد یعقوب خانؒ تشریف لائے میری پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے تسلی دی اور کافی دیر تک ہاتھ اٹھا کر میرے لیے دعا کرنے کے بعد مجھے دم کیا، جس کے بعد میری طبیعت کی بے چینی و پریشانی جاتی رہی اور آپؒ کی دعاؤں سے یہ آپریشن کامیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ مجھے فرماتے تھے کہ تمہارے پیچھے تراویح پڑھنے میں بہت لطف آتا ہے۔ یہ ان کی میرے ساتھ محبت کا ایک انداز تھا۔ ایک مرتبہ جامعہ اشرفیہ میں فنڈز کی کمی ہوگئی۔ میرے دادا، بانی جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے تمام اساتذہ کو پیغام بھیجا کہ جس کے پاس جو رقم ہو وہ بطور قرض جامعہ اشرفیہ کو دے دے۔ مالی حالات بہتر ہونے پر واپس کر دی جائے گی۔ سب سے پہلے مولانا محمد یعقوب خانؒ کی طرف کچھ رقم جامعہ میں جمع کروائی گئی تو حضرت مفتی محمد حسنؒ نے خوش ہو کر فرمایا کہ مولوی یعقوب کے پیسے آگئے ہیں اب کمی نہیں ہوگی۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث مولانا محمد اکرم کاشمیری فرماتے ہیں کہ میں حضرت مولانا محمد یعقوب خانؒ کی علالت کے دوران عیادت کیلئے حضرتؒ کے گھر میں حاضر ہوا تو حضرت مولانا محمد یعقوب خانؒ نے اپنے محبوب استاد حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے بارے میں بار بار پوچھا کہ تمہیں دورانِ تعلیم حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے ساتھ مناسبت رہی ہے اور حضرتؒ بھی تم پر شفقت کیا کرتے تھے ان کا کوئی واقعہ سناؤ! میں نے تین چار واقعات سنائے جس پر آپؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور صلہ کے طور پر میری پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ کبھی کبھی آجایا کرو مجھے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے بارے میں کچھ نہ کچھ بتایا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اولادِ صالحہ سے نوازا۔ آپؒ کے بیٹے مولانا خاشع اللہ بتاتے ہیں کہ ہمارا شجرہ نسب جو کہ تحریری طور پر موجود ہے وہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ آپؒ کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حافظِ قرآن نہ ہونے کے باوجود تراویح میں اپنے بیٹے حافظ خبیب کی غلطیاں تک نکال دیتے تھے۔ آپؒ عاشق رسول تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ پر آپؒ کی آنکھوں میں عقیدت ومحبت کے آنسو آجاتے۔ ضعف وعلالت کی وجہ سے آخر وقت میں ایک ٹانگ اور ایک بازو سیدھے نہیں ہوتے تھے خود بھی خمیدہ کمر تھے

لیکن وفات کے بعد آپؒ کے چہرہ پر ایک خاص نور واطمینان کے ساتھ ساتھ آپ کے ہاتھ پاؤں بالکل اصل حالت میں سیدھے اور انتہائی نرم ہوگئے تھے۔

مولانا خاشع اللہ مزید بتاتے ہیں کہ 2007 میں حج کے دوران شدید بیمار ہوگئے ان کو واپس پاکستان لانے کے لیے مفتی احمد علی مدظلہٗ اور دیگر احباب کے ساتھ واپسی کے مشورے شروع ہوئے تو آپؒ نے سن کر سختی سے واپس آنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری کے بغیر واپس نہیں جاؤں گا اور اپنی صحت یابی کے لیے اللہ کی بارگاہ میں اپنے ہاتھ پھیلا دیئے.....اللہ نے آپ کو شفا دی اور آپؒ نے روضہ اقدس پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ اسی حج کے سفر کے دوران رش کی وجہ سے آپؒ کی اہلیہ آپ سے بچھڑ گئیں تو آپ نے اپنے بچوں کو ’’ایاک نعبد وایاک نستعین‘‘ کثرت سے پڑھنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدھے گھنٹہ میں ہی شدید رش کے باوجود اہلیہ کو آپ کے ساتھ ملا دیا۔ ضعف وعلالت کے دوران بھی ویل چیئر پر طلبہ کو پڑھانے کے لیے تشریف لاتے آخر کار علالت کے بعد علم وعمل کا یہ آفتاب ومہتاب 18 نومبر 2017 بروز ہفتہ بوقت نمازِ فجر غروب ہوگیا۔ مولانا محمد یعقوب خانؒ نے 4 بیٹے، 4 بیٹیاں، بیوہ سمیت ہزاروں شاگرد اور لاکھوں عقیدت مند سوگوار چھوڑے۔

مولانا محمد یعقوب خانؒ کی نماز جنازہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث ولی کامل حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہٗ نے پڑھائی جس میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے اساتذہ وطلبہ سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ہزاروں افراد نے شرکت کی بعد میں مرحوم کو مقامی قبرستان شیر شاہ اچھرہ لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

لغویات میں انہماک، اللہ کی ناراضی کی علامت

آج جس معاشرہ میں ہم سانس لے رہے ہیں وہ دشمنوں کی سازشوں کی وجہ سے لغویات میں انہماک کا گویا گہوارہ بن چکا ہے۔ لوگوں کی اکثریت لغویات میں منہمک ہے۔ اپنی زندگی کی قیمتی ساعتوں کو رائیگاں کر کے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو لازم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:......’’اللہ بندے سے ناراض ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اللہ اس بندے کو لایعنی کاموں میں لگا دیتے ہیں، اس سے ناراض ہونے کے سبب۔‘‘......گویا لایعنی میں انہماک یہ بھی ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرنی ہوگی۔ تب اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوں گے۔ اور جب راضی ہوں گے تو لایعنی سے حفاظت فرمائیں گے۔